90113- معین نیت میں کسی معاملہ پر طلاق معلق کرنا

سوال

میرے ایک دوست نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں اور میری بیوی اس کے اوراس کی بیوی کے مابین علیحدگی کرانا چاہتے ہیں، اور میری بیوی نے اس کی بیوی کوایسی بات کہی ہے جس سے ان دونوں کے مابین علیحدگی ہوسکتی ہے، تومیں نے شدید غصہ میں کہا: اگر میری بیوی نے تمہاری بیوی کو یہ بات کہی ہو تومیری بیوی کو تین طلاقیں، میرا اس سے مقصد یہ تھا اگر اس نے یہ بات اس کی بیوی اوراس کے مابین علیحدگی کرانے کی لیے کی ہو، اس کے بعد ہمیں علم ہوگیا کہ اس سازش کا پیچھے کون تھا اور کس نے یہ چال چلی تھی توکیا اس طرح میری بیوی کو طلاق ہوگئی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بلاشک وشبہ آپ نے طلاق کے الفاظ بول کر بہت بڑی غلطی کی ہے، آپ کو چاہیے تھا کہ آپ تحمل سے کام لیتے اور جلد بازی نہ کرتے، اوراپنی بات چیت میں طلاق کے الفاظ سے اجتناب کرتے، اور خاص کر غصہ کی حالت میں.

دوم :

اگر معاملہ وہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے کہا : (اگر میری بیوی نے آپ کی بیوی کو یہ بات کہی ہے تو اسے تین طلاقیں) اور آپ کا اس کلام سے مقصد یہ تھا کہ : اگر آپ کی بیوی نے آپ کے دوست اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کے ارادہ سے یہ بات کہی ہو.

لیکن حالت یہ ہے کہ آپ کی بیوی کا یہ مقصد نہ تھا، تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس کی نیت تھی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907).

اس لیے جس شخص نے بھی عام الفاظ میں
طلاق بولی اور اسے نیت کے ساتھ خاص کیا تو یہ قابل قبول ہوگا، جب تک اس کی بیوی
معاملہ شرعی عدالت میں پیش نہ کرے، اور قاضی کے سامنے اس کی نیت کو قبول کرنے میں
علماء کرام کا اختلاف ہے.

مثلا اگر کسی شخص نے طلاق کی قسم اٹھاتے
ہوئے کہا بیوی گھر میں داخل نہ ہو، پھر اس نے دعوی کیا کہ اس نے ایک ماہ کی نیت کی
تھی، تو اسے ایک ماہ کے ساتھ مقید کرنے کی نیت قبول کی جائیگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ :
جو شخص قسم اٹھائے کہ گھر میں داخل نہ ہو، اور کہے میں نے اس سے ایک ماہ کی نیت کی
تھی، اس کا قول قبول کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : المغنی (320/7).

تو یہاں نیت نے الفاظ کو مقید کر دیا
ہے، اور ہر انسان اپنی نیت خود جانتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی اس پر مطلع ہے اس
پر کوئی بھی چیز خفیہ نہیں رہتی.

واللہ اعلم.